سوال

(911) غیر محرموں کے سامنے چہرہ کھلا رکھنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عورت کے لیے اپنا چہرہ کھلا رکھنے اور غیر محرم لوگوں میں آنے جانے کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

الحمدللہ اس حقیقت میں کوئی اخفا نہیں ہے کہ نبی علیہ السلام اور صحابہ اور سلف صالحین کی خواتین دور نبوت اور عہد خلفائے راشدین میں بلا جھجک کھلے منہ ہرگز نہ نکلا کرتی تھی۔ کتاب وسنت کے دلائل اور سلف امت کے بزرگوں کے اقوال اس بارے میں بہت ہی واضح اور بڑی کثرت سے ثابت ہیں۔ اور اللہ عزوجل نے مسلمان خواتین کو حکم دیا ہے کہ:

يُدنينَ عَلَيهِنَّ مِن جَلـٰبيبِهِنَّ ۚ ... سورة الاحزاب 59

''اپنی پردے کی چادریں اپنے اوپر اوڑھے رہیں۔''

اس کی تفسیر میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ عورت اجنبی مردوں سے اپنا چہرہ چھپائے اور اس بارے میں رعایت صرف بڑی بوڑھیوں کو ہے اور وہ بھی اس شرط کے ساتھ کہ اپنی زینت کا اظہار نہ کرنے والی ہوں۔ فرمایا:

وَالقَوٰعِدُ مِنَ النِّساءِ الّـٰتى لا يَرجونَ نِكاحًا فَلَيسَ عَلَيهِنَّ جُناحٌ أَن يَضَعنَ ثِيابَهُنَّ غَيرَ مُتَبَرِّجـٰتٍ بِزينَةٍ ... سورة النور 60

''اور بڑھ بہنے والی عورتیں جنھیں اب کسی نکاح کی امید نہیں ہے، اگر وہ اپنے (حجاب کے) کپڑے اتار دیں تو ان پر کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اپنی زینت کا اظہار نہ کریں۔''

اور آپ علیہ السلام نے فرمایا ہے:

"المراة عورة" (سنن الترمذی، کتاب الرضاع، باب کراھیة الدخول علی المقیبات (باب منه)، حدیث: 1173 و صحیح ابن خزیمة: 93/3، حدیث: 1685۔)

''عورت سراسر قابل ستر ہے۔''

اور جو حصہ قابل ستر ہے اس کا مکمل چھپانا واجب ہے، اس کا کوئی حصہ بھی ظاہر کرنا جائز نہیں ہے۔

اور امام ابن منذر رحمہ اللہ نے اس بات پر اجماع نقل کیا ہے کہ عورت بحالت احرام اپنا سر چھپائے، بال نمایاں نہ کرے، اور اپنے چہرے پر بھی ہلکا سا کپڑا لٹکائے تاکہ اجنبی لوگوں کی نظروں سے پردہ رہے۔ ایسے ہی علامہ ابن ارسلان نے مسلمانوں کا اجماع نقل کیا ہے کہ عورتوں کو کھلے منہ نکلنا منع ہے۔ اگر ہم اس مسئلے میں تمام دلائل و اقوال جمع کرنے لگیں تو بات بہت طویل ہو جائے گی۔ مگر جو لکھا گیا ہے وہ طالب حق کے لیے کفایت کرتا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 644

محدث فتویٰ